کتاب نما

بلوچستان' آزادی کے بعد ' ڈاکٹر انعام الحق کوثر' انور رومان۔ ناشر: مشاورہ تعلیمی تحقیق' ۲/۷۲' اے' او بلاک III' سیٹلائٹ ٹاؤن' کوئٹہ۔ صفحات: ۶۲۴۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

پاکستان کے علمی حلقوں میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ وہ عمر بھر تعلیم و تدریس میں مشغول رہے' بلوچستان کے دور دراز گوشوں کو علم و تعلیم کی شمع سے منور کیا' اردو زبان کا علم بلند کیا' ادب' تعلیم' تاریخ اور صحافت کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کی اور اس کے نتیجے میں' درجنوں کتابیں تالیف و تصنیف کیں۔ اسلام' پاکستان' اردو اور تعلیم سے محبت اور دلچسپی ان کی شخصیت میں رچی بسی ہے۔ پروفیسر انور رومان بھی عالم و فاضل اور صاحب تصنیف معلم ہیں۔ زیر نظر کتاب دونوں اصحاب کی مشترکہ مساعی اور محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔

انگریز اپنے دور تسلط میں' حتی الوسع ہندستان کے مختلف علاقوں اور ضلعوں کے گزیٹیر برابر تیار کراتے رہے۔ گو' یہ ان کی انتظامی اور سیاسی ضرورت تھی مگر اب یہ مفید دستاویزات تاریخ کا اہم حوالہ بن چکی ہیں (ہماری کارکردگی کا عالم تو یہ ہے کہ دفاتر میں ماضی متصل کا ریکارڈ ندارد۔ اب گزیٹیر کی تیاری تو خواب و خیال بن چکی ہے' مگر مارے باندھے' کچھ نہ کچھ رپورٹیں' ناقص ہی سہی' تیار ہوتی رہتی ہیں)۔

زیر نظر کتاب میں بلوچستان کی تاریخ و جغرافیہ' افراد و اکابر' سیاست و معیشت' صنعت و حرفت' تعلیم و صحافت' ریلوے' سوئی گیس اور دوسرے بیسیوں شعبوں کے بارے میں ہر طرح کی معلومات' سرکاری و غیر سرکاری ذرائع سے جمع کی گئی ہیں۔ یہ ایک طرح کا بلوچستان انسائیکلوپیڈیا ہے۔ مرتبین نے اس کی تیاری میں ۵' ۶ سال تک جس قدر محنت و کاوش کی ہے' وہ ہر لحاظ سے قابل قدر ہے۔

مصنفین کی تحقیق کا ماحصل یہ ہے کہ بلوچستان سے سرد مہری یا اسے نظرانداز کرنے کا شکوہ بے جا ہے۔ پاکستان کے دوسرے صوبوں کی بہ نسبت' بلوچستان میں ہر شعبے میں' زیادہ ترقی ہوئی ہے۔ انگریزوں کے زمانے میں صوبے کا بجٹ ۴۰ لاکھ روپے تھا' ۱۹۹۷ء میں ۱۲ ارب تک پہنچ گیا' مگر خرابی کیا ہے؟ پہلے ۹۵ فی صد کام ہوتا تھا اب ۵ فی صد کام ہوتا ہے۔ "فنڈ کھانے کے نت نئے طریقے دریافت کیے جا رہے ہیں"۔ رقوم دیانت داری اور مہارت سے خرچ کی جاتیں تو تین گنا زیادہ ترقی ہوتی (تنزل کا ایک سبب قبائلی سردار اور ان کی باہمی رنجشیں اور جھگڑے بھی ہیں)۔ ہماری نااہلی کا یہ عالم ہے کہ پاکستان کو چمن کے راستے